75156 ـ اگر امام رکوع میں ہو تو مقتدی کو کیا کرنا چاہیے ؟

سوال

جب میں مسجد میں داخل ہوؤں اور امام رکوع کی حالت میں ہو اور میں اس کے ساتھ رکوع کر لوں تو کیا میری یہ رکعت شمار ہو گی ؟
حالانکہ میں نے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھی، اور کیا میں ایك تکبیر کہوں یا کہ دو تکبیریں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو وہ امام کے ساتھ رکوع کر لے تو اس کی یہ رکعت شمار ہو گی جبکہ وہ امام کے ساتھ رکوع میں مل جائے، چاہے اس نے رکوع میں اطمنان امام کے رکوع سے اٹھنے کے بعد ہی کیا ہو.

امام ابو داود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

میں نے سنا کہ امام احمد سے امام کے ساتھ رکوع کی حالت میں ملنے کی حالت میں تکبیر کہہ کر امام کے ساتھ رکوع کرنے والے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

اگر وہ امام کے رکوع سے اٹھنے سے قبل اپنے ہاتھ گھٹنے پر رکھ لے تو اس نے اسے پا لیا" انتہی.

دیکھیں: مسائل الامام احمد لابی داود صفحہ نمبر (35) اور حاشیۃ الروض لابن قاسم (2 / 275) اور المجموع (4 / 215).

پھر وہ رکوع میں اطمنان کرے اور رکوع سے اٹھ کر امام کی متابعت کرے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اگر مقتدی امام کو رکوع کی حالت میں پالے تو اس کی یہ رکعت ہو جائیگی چاہے اس نے امام کے رکوع سے

اٹھنے کے بعد ہی سبحان ربی العظیم کہا ہو" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 245 ـ 246).

دوم:

جب امام کی رکوع کی حالت میں پائے تو اسے ایك تکبیر ہی کافی ہے جو کہ تکبیر تحریمہ ہے یہی رکوع کی بھی تکبیر ہو گی، یہ زید بن ثابت، ابن عمر، رضی اللہ تعالی عنہم، سعید، عطاء، حسن، ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سے مروی ہے، اور آئمہ اربعہ (ابو حنیفہ، مالك، شافعی، احمد) کا بھی یہی کہنا ہے.

ابو داود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں: میں نے امام احمد رحمہ اللہ تعالی سے کہا: میں امام کو رکوع کی حالت میں پالوں تو ؟

امام احمد نے جواب دیا: آپ کو ایك تکبیر ہی کافی ہے " انتہی

دیکھیں: مسائل الامام احمد صفحہ نمبر (35).

یہ اس لیے کہ رکوع کی حالت میں غالبا دونوں تکبیروں کو جمع کرنا مشکل ہے، اور اس لیے بھی کہ دونوں عبادات ایك ہی جنس اور ایك ہی جگہ میں ہیں، اور رکوع کی نیت کرنا نماز شروع کرنے کے منافی نہیں، لہذا رکن جو کہ تکبیرہ تحریمہ ہے واجب جو کہ رکوع کی تکبیر کے لیے کافی ہو گا، جیسا کہ طواف افاضہ اگر آخر میں کیا جائے تو طواف وداع سے کافی ہو جاتا ہے "

دیکھیں: المغنی (2 / 183)، اور القواعد لابن رجب، قاعدہ نمبر (18).

اور اگر دونوں تکبیریں کہنا ممکن ہوں تو یہ اولی ہے، یعنی پہلی تکبیر تحریمہ اور دوسری رکوع کے لیے تو یہ اولی اور بہتر ہو گا.

ابو داود رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" میں نے امام احمد سے کہا: آپ کے نزدیك دو تکبیریں کہنا زیادہ پسند ہیں ؟

تو ان کا جواب تھا:

اگر وہ دو بار تکبیر کہے تو اس میں کوئی اختلاف نہیں " انتہی

دیکھیں: مسائل الامام احمد صفحہ نمبر (35).

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر مقتدی نماز کے لیے آئے اور امام رکوع کی حالت میں ہو تو کیا وہ تکبیر تحریمہ اور رکوع کی تکبیر کہے، یا کہ صرف تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" اولی اور احتیاط تو اسی میں ہے کہ وہ دو تکبیریں کہے: ایك تکبیر تحریمہ جو کہ رکن ہے، اور یہ تکبیر اسے کھڑا ہو کر کہنی ضروری ہے، اور دوسری تکبیر رکوع کی اس وقت کہے جب وہ رکوع کے لیے نیچے جھکے، اور اگر اسے رکوع چھوٹ جانے کا خدشہ ہو تو پھر علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق تکبیر تحریمہ کہنی ہی کافی ہو گی، کیونکہ دونوں عبادتیں ایك ہی وقت جمع ہو گئی ہیں، لہذا بڑی عبادت چھوٹی سے کفائت کرجائیگی، اور اس حالت میں اکثر علماء کرام کے ہاں اس کی رکعت ہو جائیگی " انتہی.

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (11 / 244 - 245).

رکوع میں ملنے والے شخص کے لیے تکبیر کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے اگر وہ رکوع کے لیے جھك کر تکبیر کہتا ہے تو اس کا رکوع صحیح نہیں ہو گا.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" اگر کسی شخص نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا تو وہ کھڑا ہو کر تکبیر تحریمہ کہے اور پھر رکوع کی تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اگر تکبیر کا کچھ حصہ کھڑے ہو کر اور کچھ رکوع کے جھك کر کہی جائے تو بغیر کسی اختلاف کے اس کی فرضی نماز صحیح نہیں، اور صحیح قول کے مطابق نفلی نماز بھی صحیح نہیں ہو گی " انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 111) اور مغنی (2 / 130) بھی دیکھیں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی " الشرح الممتع " میں کہتے ہیں:

" لیکن یہاں ایك چیز سمجھنی ضروری ہے، وہ یہ کہ جھکنے سے قبل کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضروری ہے؛ کیونکہ اگر وہ تکبیر کہنے کے دوران ہی رکوع کے لیے جھك جائے تو اس نے تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر نہیں کہی، اور تکبیر تحریمہ کھڑے ہو کر کہنا ضروری ہے" انتہی.

دیکھیں: الشرح الممتع (4 / 123).

سوم:

اور جب مقتدی امام کے ساتھ رکوع کر لے تو اس کی رکعت ہو جائیگی چاہے اس نے فاتحہ نہ بھی پڑھی ہو، جمہور علماء کرام کا قول یہی ہے، اور ان شاء اللہ راجح بھی یہی ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالی عنہ صف میں پہنچنے سے قبل ہی رکوع کر کے صف میں ملنے کی حالت کا علم ہونے پر انہیں فرمایا تھا:

" اللہ تعالی آپ کی حرص اور زیادہ فرمائے، آئندہ ایسا نہ کرنا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (783).

وجہ الدلالت یہ ہے کہ: اگر امام کے ساتھ رکوع پالینے سے رکعت نہ ملتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے یہ رکعت دوبارہ ادا کرنے کا کہتے جس میں انہوں نے قرآت نہیں کی تھی، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ منقول نہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ جس نے رکوع پا لیا اس نے رکعت پا لی.

دیکھیں: السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (230).

امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" اور اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام کے ساتھ بعد میں ملنے والے کو حکم دیا ہے کہ وہ اسی طرح کرے جو امام کر رہا ہو، اور یہ تو معلوم ہے کہ اس پر عمل تو اسی وقت ہو سکتا ہے جب وہ امام کے ساتھ رکوع کرے، اور اگر وہ سورۃ الفاتحہ پڑھنا شروع کر دے تو اس نے امام کو جس حالت میں پایا اس پر عمل نہیں کیا، لہذا اسے جس پر عمل کرنے کا حکم تھا اس نے اس کی مخالفت کی " انتہی

ماخوذ از: عون المعبود (3 / 157).

اور سورۃ الفاتحہ پڑھنے کی وجوب کے دلائل عام ہیں، وہ مسبوق اور غیر مسبوق یعنی نماز کی ابتدا میں اور دوران نماز شامل ہونے والے سب کو شامل ہیں، اور یہ حدیث رکوع کی حالت میں امام کو پانے والے سے سورۃ الفاتحہ ساقط ہونے میں خاص ہے، تو اس طرح یہ حدیث ان احادیث کی تخصیص کرتی ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوی (23 / 290).

اور سوال نمبر (74999) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ مقتدیوں سے دو جگہ میں سورۃ الفاتحہ ساقط ہو جاتی

ہے:

1 ـ جب امام كو ركوع كى حالت ميں پائے.

2 ـ جب امام كے ساتھ ركوع سے كچھ دير قبل ملے اور سورۃ الفاتحہ پڑھنى ممكن نہ ہو.

ديكھيں: احكام حضور المساجد صفحہ نمبر (141 ـ 143) تاليف عبد اللہ بن صالح الفوزان.

واللہ اعلم .